السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

۱۔ تقلید مطلق واجب ہے (کتاب معیار الحق ص : ۴۱، تاریخ اہل حدیث ص : ۱۲۵)

تقلید شخصی مباح (جائز) ہے مقلد کسی ایک امام کو محقق سمجھ کر ہمیشہ اس کی بات مانتا رہے مگر اس تعین کو حکم شرعی نہ سمجھے۔ فتاویٰ ثنائیہ ج ۱، ص : ۲۵۲، معیار الحق ص : ۴۱، تاریخ اہلحدیث ص : ۱۲۵ داوٗد غزنوی ص : ۳۷۵۔ مذکورہ کتابیں اہل حدیث علماء مولانا نذیر حسین دہلویؒ، مولانا ابراہیم سیالکوٹی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا داوٗد غزنوی کی ہیں۔ آپ کے ہاں تقلید مطلق واجب ہوگی جبکہ آپ تقلید کو شرک کہتے ہیں؟

۲۔ آپ کے عوام اپنے علماء سے مسئلہ پوچھ کر عمل کرتے ہیں اور دلیل کی تحقیق نہیں کرتے وہ عوام ان علماء کے مقلد ہوئے یا نہیں؟

۳۔ اللہ کا فرمان : {اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ...الخ} دین حضور کے زمانے میں مکمل ہوچکا تھا، پھر صحاح ستہ کی کیوں ضرورت پڑی اور حضورؐ نے صحاح ستہ، بخاری و مسلم وغیرہ کے بارے میں کہاں حکم دیا کہ ان ائمہ کی جمع کی ہوئی حدیث پر عمل کرنا؟

۴۔ اہل حدیث اپنا وجود بنارس شہر میں مولانا عبدالحق صاحب سے پہلے، بھوپال میں نواب صدیق الحسن خانؒ سے پہلے، دلی میں نذیر حسین سے پہلے، مدراس میں نظام الدینؒ سے پہلے، لاہور میں غلام نبیؒ چکڑالوی سے پہلے ثابت کرکے دکھائیں۔ یعنی انگریز کے برصغیر میں آنے سے پہلے کوئی اہل حدیث یا نماز کی کتاب دکھائیں جو اس دور سے قبل لکھی گئی ہو؟ (طارق ندیم، اوکاڑوی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کو علم ہے کہ ہم علماء کرام کے اقوال اور اعمال کو دین میں حجت و دلیل نہیں سمجھتے وہ علماء کرام خواہ کس گروہ سے تعلق رکھتے ہوں، ہاں ان کی جو چیزیں کتاب و سنت کے موافق ہوں وہ لے لیتے ہیں۔ اس لیے آپ خود غور فرمائیں جن علماء کرام کے فتاوی و اقوال آپ نے پیش کیے ان کے پیش کرنے سے حاصل؟

رہا آپ کا فرمانا : ''جبکہ آپ تقلید کو شرک کہتے ہیں۔'' ہم پر بہتان ہے کیونکہ ہم تو وہی بات کہتے ہیں جو نخبة الاصول میں لکھی ہے : ((وَالتَّقْلِيْدُ لَايَجُوْزُ كُلُّهٗ مُفْضٍ إِلَى الشِّرْكِ بَعْضُهٗ)) ہمارے نزدیک تقلید کا مطلب مندرجہ ذیل ہے : ((قُبُوْلُ مَا يُنَافِي الْكِتَابَ أَوِ السُّنَّةَ)) اور یہ بعض تقلید کے شرک والی بات صرف ہم ہی نہیں کہتے بلکہ شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خاں صاحب حنفی حفظہ اللہ تعالیٰ ''الکلام المفید'' میں لکھتے ہیں : ''قارئین کرام سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ مسئلہ تقلید کی نزاکت کے پیش نظر ٹھنڈے دل سے ساری کتاب کو پڑھ کر کوئی رائے قائم کریں، چند حوالوں کو یا کسی ایک ہی بحث کو پلے نہ باندھ لیں کیونکہ تقلید کی بعض قسمیں خالص شرک و بدعت اور ناجائز ہیں، ان کو جائز کہنے والا اور ان پر عامل کب فلاح پا سکتا ہے۔'' (ص : ۲۰)

۲۔ ہمارے عوام اپنے علماء سے قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و حدیث پر پوچھ کر عمل کرتے ہیں اور قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و حدیث بذاتِ خود دلیل و حجت ہیں لہٰذا ہمارے عوام اپنے علماء کرام کے مقلد نہ ہوئے کیونکہ تقلید ((قُبُوْلُ مَا يُنَافِي الْكِتَابَ أَوِ السُّنَّةَ)) کا نام ہے۔

اگر آپ کے نزدیک کسی سے قرآن مجید کی آیات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنن و احادیث پوچھ کر عمل کرنے کا نام تقلید ہے تو لازم آئے گا کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر ائمہ، مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ بھی مقلد ہوں کیونکہ انہوں نے بھی قرآن مجید کی آیات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنن و احادیث کو اپنے اساتذہ کرام رحمہم اللہ سے پوچھ، پڑھ اور سن کر ہی عمل کیا ہے تو آپ کی اس صنیع عظیم سے تو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سمیت تمام ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ مجتہدین کی فہرست سے نکل کر مقلدین کی فہرست میں شامل ہو جاتے ہیں تو تقلید کی وہ توصیف کیونکر صحیح و درست ہو سکتی ہے جو مسلمہ مجتہدین کو مجتہدین کی فہرست سے نکال کر مقلدین کی صف میں لا کھڑا کرے؟

۳۔ دینِ اسلام، قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنن و احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں مکمل ہو چکے تھے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان : {اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ...الخ} [المائدة : ۳] [''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا۔''] برحق ہے اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ((وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا))1 [''سب کاموں سے برے نئے کام ہیں۔''] نیز فرمایا : ((مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ))2 [''جس نے ہمارے دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی جو اس سے نہیں ہے تو پس وہ مردود ہے۔''] پھر غور فرمائیں جس وقت دین اسلام، قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنن و احادیث مکمل ہوئے اس وقت ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ میں سے کوئی ایک بھی موجود نہ تھا اور نہ ہی ان کے فتاویٰ، اقوال اور اجتہادات اس وقت موجود تھے۔ صحاح ستہ کی بات تو آپ نے کہہ لی جبکہ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ کی فقہیات بھی دین کی تکمیل اور آیت {اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ...الخ} کے نزول کے بعد کی ہیں۔

نیز غور فرمائیں صحاحِ ستہ اور دیگر کتب حدیث میں جو صحیح یا حسن درجہ کی سنن و احادیث ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی ہیں جبکہ ائمہ اربعہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے اپنے اقوال و فتاوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کے زمانہ کے ہیں۔

باقی صحاح ستہ اور دیگر کتب حدیث وسنت کو دین اسلام کی تکمیل کرنے والی کتب کوئی بھی قرار نہیں دیتا ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ ان کتب کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے اپنے دین کی حفاظت کروائی ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : {إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ} [الحجر : ۹] [''یہ ذکر یقینا ہم نے ہی اُتارا ہے اور یقینا ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ '']

پھر مقامِ غور ہے کہ اہل حدیث اگر صحاحِ ستہ اور دیگر کتب حدیث میں مذکور سنن واحادیث پر عمل کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمکی سنن واحادیث پر عمل کرتے ہیں ۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موجود تھیں ۔ جبکہ اہل تقلید ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے اپنے اقوال پر عمل کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمکے زمانہ میں موجود نہیں تھے بھلا یہ اقوال اس وقت کیسے موجود ہو سکتے ہیں جب کہ ان کے قائل ہی اس وقت موجود نہیں تھے ، رہی یہ بات کہ ائمہ اربعہ

رحمہم اللہ تعالیٰ کے اقوال کتاب وسنت سے ماخوذ ہیں تو محترم ان کے جو اقوال کتاب وسنت سے ماخوذ ہیں وہ ان کے اپنے اقوال نہ رہے ان کے اپنے اقوال تو وہ بنیں گے جن پر کتاب وسنت کسی طرح بھی دلالت نہیں کریں گے ۔

یہ درست ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحاحِ ستہ بخاری ومسلم وغیرہ کتب کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمکی سنن واحادیث کی اطاعت اور اتباع کا حکم تو اللہ تعالیٰ نے بھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : {اِتَّبِعُوا مَآ أُنْزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ} [الاعراف : ۳] [''جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اس کی اتباع کرو۔ ''] نیز فرمان ہے : {وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ} [الاعراف : ۱۵۸] [''اور اسی کی اتباع کرو اُمید ہے کہ تم ہدایت پا لو گے ۔ ''] نیز قرآن مجید میں ہے : {قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ} [یوسف : ۱۵۸] [''کہہ دیجئے کہ میرا راستہ یہی ہے کہ میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ ''] نیز قرآن مجید میں ہے : {وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ} [الانعام : ۱۵۳] [''اور یہی میری سیدھی راہ ہے لہٰذا اسی پر چلتے جاؤ اور دوسری راہوں کے پیچھے نہ جاؤ ورنہ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی اللہ نے تمہیں انہی باتوں کا حکم دیا ہے ، شاید کہ تم بچ جاؤ۔ '']

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنن واحادیث کی اطاعت واتباع کا اللہ تعالیٰ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں نے حکم دیا ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ سنن واحادیث صحاح ستہ میں آجائیں خواہ صحاح ستہ کے علاوہ دیگر کتب میں آجائیں خواہ کسی کتاب میں بھی نہ آئیں ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو جائیں ۔

رہا یہ سوال کہ اللہ تعالیٰ نے اُولو الأمر کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے ؟ ٹھیک اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ، لیکن اللہ تعالیٰ نے ہی فرمایا ہے : {فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ} [النسآئ : ۵۹] [''پھر اگر کسی معاملہ پر تمہارے درمیان جھگڑا ہو جائے تو اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھیر دو۔ ''] اور معلوم ہے کہ اُولو الامر میں تنازع واقع ہو چکا ہے اور بوقت تنازع اُولو الامر کی اطاعت کا حکم نہیں ، اللہ تعالیٰ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمکی طرف رد کرنے کا حکم ہے ۔

۔ یہ سوال بے بنیاد ہے کیونکہ ہر شخص کو علم ہے اہل حدیث کا وجود اس وقت سے ہے جس وقت سے قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحدیث ہے ۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ تمام لوگ اہل حدیث ہیں جو اپنے ۴ عقائد ،اپنے اقوال اور اپنے اعمال کو قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحدیث کے موافق بنانے کی کوشش کرتے ہیں ، خواہ وہ اہل اسلام کے کس گروہ سے تعلق رکھتے ہوں وہ سب اہل حدیث ہیں خواہ وہ عوام ہوں خواہ خواص ، خواہ خاص الخواص ۔

ہاں یہ بات بھی مسلم ہے کہ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے مقلدین کا وجود ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے زمانہ سے پہلے کہیں بھی نہیں نہ برصغیر میں اور نہ ہی برکبیر میں اور نہ ہی رب تعالیٰ کی تقدیر میں یا اللہ نہ فوت کرنا ہمیں کسی تقصیر میں فتوفنا مسلمین وألحقنا بالصالحين یا ربنا ورب العالمین ۔ ۲۲،۳،۱۴۲۳ھ

صحیح مسلم ،کتاب الجمعۃ ، باب تخفیف الصلاۃ 1

صحیح بخاری ،کتاب الصلح ، باب اذا اصطلحوا علی صلح جورٍ فالصُّلح مردُود ۔ 2

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد 02 ص 848

محدث فتویٰ